حیاتِ اعلیٰحضرت
۱۹۳۸ء
مظہر المناقب
جلد اوّل
از ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ
یہ کتاب مختلف حصوں میں مفت تقسیم کی جا رہی ہے۔
بیرونی حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔
S-2
490
7576
مرکزی مجلس رضا

سِلسلۂ اشاعت نمبر ۹۲ سال طباعت ۱۹۹۲ء

جلد اوّل (۱)

از ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کتاب مختلف حصوں میں مفت تقسیم کی جا رہی ہے،
بیرونی حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

مرکزی مجلسِ رضا

نعمانیہ بلڈنگ ○ ٹکسالی گیٹ ○ لاہور

Butt

سورتی صاحب صبح کی گاڑی سے تشریف لاتے کہ دن بھر قیام کر کے شام کے وقت واپس ہو جائیں گے اس کو اعلیٰحضرت کی کرامت کہیئے یا حضرت محدث صاحب کا جذب محبت اکثر ایسا ہی اتفاق ہوتا کہ جس وقت حضرت محدث صاحب تشریف لاتے کسی نہ کسی ضرورت سے اعلیٰحضرت باہر ہی تشریف رکھتے اور آتے ہی ملاقات ہو جاتی اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ حضرت باہر نہیں ہوتے تو اطلاع ہونے پر باہر تشریف لے آتے جس وقت ان دونوں کی نظریں دو چار ہوتیں پہلے مصافحہ پھر معانقہ فرماتے اس کے بعد ایک دوسرے کی دست بوسی کرتے پھر دونوں حضرات سائبان میں قالین پر تشریف رکھتے پھر ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرنے کے بعد علمی باتیں شروع ہوتیں افسوس کہ اس وقت ان کے ضبط کا خیال نہ ہوا ورنہ خدا جانے کیسے گرانمایہ مضامین اکٹھا ہو جاتے جس کی قدر علما کرتے عوام اُس سے بے شمار فائدے اُٹھاتے۔

ایک مرتبہ کسی ضروری فتوئی کے لیے تشریف لائے اعلیٰحضرت کی عادت کریمہ تھی کہ تصنیف تالیف تحریر مضامین جواب استفتا وغیرہ زنانہ مکان میں تحریر فرماتے حضرت محدث سورتی صاحب ہی کی خصوصیت تھی کہ اُن کے تشریف آوری کے وقت زمانہ قیام تک حضرت بھی باہر ہی تشریف رکھتے اور جو کچھ تحریر فرمانا ہوتا باہر ہی تحریر فرماتے چنانچہ اس استفتاء کا جواب باہر ہی بیٹھے لکھ رہے تھے کہ حقہ بھرنے کو خادم گیا اس وقت حضرت نے لکھنا چھوڑ دیا عادت کریمہ تھی۔ کہ جب تک لکھتے یا کتاب دیکھتے چشمہ لگائے رہتے جب لکھنا موقوف فرماتے عینک کو پیشانی کے اوپر چڑھا لیتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰحضرت کی نگاہ شورٹ سائٹ تھی یعنی دور کی نگاہ اچھی نزدیک کی کمزور تھی جیسا کہ عام طور پر بوڑھے لوگوں کی نگاہ ہوا کرتی ہے اسی لیے لکھنے پڑھنے کے وقت چشمہ لگا لیا کرتے اور فارغ وقتوں میں وہ چشمہ خارج ہو جاتا اوپر چڑھا لیا کرتے تھے اسی عادت کی وجہ سے ایک مرتبہ بہت دقت ہوئی چشمہ حضرت نے پیشانی پر چڑھا لیا تھا کچھ دیر تک لوگوں سے باتوں میں مشغول رہے اُس کے بعد کچھ لکھنا چاہا تو ذہن سے یہ بات اُتر گئی کہ چشمہ اوپر چڑھا لیا ہے چشمہ کی تلاش شروع کی . . . .

مگر چشمہ نہ ملا۔ . . . . اتنے ہی میں اتفاقیہ منہ پر ہاتھ پھیرا تو چشمہ پیشانی پر سے ڈھلک کر آنکھوں پر آ رہا غرض چشمہ پیشانی پر چڑھا کر حضرت